VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2021, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 10, Number 2, April-June, 2022 pp:01-08

Reflection of Islamic Beliefs and Worships in Siraiki Folk Tales

اسلامی عقائد وعبادات کا سرائیکی لوک قصوں میں عکس

Riaz Hussain Khan Sindher[1], Prof. Dr. Jawed Hassaan Chandio[2]

[1]Assistant Professor, Department of Siraiki, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan
[2]Chairman Department of Siraiki, The Islamia University of Bahawalpur
*Corresponding author email address: riazsindher@gmail.com

ABSTRACT

Siraiki language has more then one thousand years old written literary heritage. This is rich in creative literature. Every type of old and modern specie is present in this. Siraiki language has the treasure of knowledge in creative and folk literature which encompasses centuries. This treasure of knowledge is transferred from person to person through oral tradition, from one generation to other generation. Folk stories are part of folk tradition. Folk stories told in any language, present not only nations' life style, but also indicates the traditions of the nations. Siraiki folk stories also reflect the life style, religious interests, beliefs, superstition and rituals of its speakers. Despite being part of the oral tradition, their chests are full of material that we are forced to protect. These folks are very close to life, and the lessons of wisdom are taught by actions not by words. Siraiki society is the oldest human society of this region. Every society gives the importance to its ideology and believes. Folk stories are the part of oral traditions, in these stories there is a clear expression of the beliefs of ancient time. However, majority of this society is Muslim right now. Islam has five basic pillars, no one can become a Muslim without believing in them. In case of being Muslim, it is obligatory to fulfill these duties. The first pillar is "Shahada" which is to testify of that there is no God except Allah, and Muhammad (PBUH) is the last Prophet of Allah, the second is to be perpetual to Salah, third to pay Zakat, fourth is to keep Fasting during month of Ramzan and fifth is to go for the Hajj in case of having sufficient money. In this the first one is belief whereas other are the worships (Ibadah). This essay is not about Siraiki folk stories but about the implementation of its Islamic believes. In these stories we have to see how they have the faith on these believes, and what they do to fulfill other four duties.

KEYWORDS
Islamic Beliefs, Worships, Siraiki Folk Tales, Siraiki Society, Literature

JOURNAL INFO
HISTORY: Received: April 10, 2022 Accepted: June 2, 2022 Published: June 7, 2022

تعارف

انسان "انس" سے ماخوذ ہے۔ جس کے لفظی معنی "مانوس"ہونا کے ہیں۔ لہذا انسان مطلب "مانوس ہونے والا"۔انسان،انسانوں کے ساتھ فطری طور پر مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں۔انسان اپنی طبعی و فطری جبلت اور اپنے اُسی مزاج کی وجہ سے دوسرے انسانوں کے ساتھ باہم مل جل کر رہتے ہیں تو ان کے اس عمل کے نتیجے میں "انسانی معاشرہ"وجود میں آتا ہے۔ معاشرہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی مل جل کر رہنا کے ہیں۔انسانی معاشرہ انسانوں سے تشکیل پانے والے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جو باہمی طور پر یکساں زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی ضرورت زندگی کو پورا کرنے میں اور زندگی کے مختلف امور کی انجام دہی میں ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ عقائد و نظریات، مشترکہ آداب وعادات یکساں اہداف کے مالک ہوتے ہیں۔ معاشرے کی اس تعریف کے مطابق یہ ضروری نہیں ہے کہ انکا تعلق ایک ہی قوم یا ایک ہی مذہب سے ہو۔ سماج لفظ سنسکرت زبان کے دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔"سم"اور"آج"سم کے معنی ہیں اکٹھا یا ایک ساتھ اور آج کے معنی ہیں رہنا۔یعنی سماج کے لغوی معنی ہیں ایک ساتھ رہنا۔اس خیال سے جہاں افراد ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں وہیں سماج بن جاتا ہے۔

معاشریات، ساجیات اور عمرانیات کا انگریزی ترجمہ "Sociology" ہے۔ مسلمان مورخ ابن خلدون نے اس علم کا نام "علم العمران"رکھا۔اُس نے کہا تھا کہ معاشرتی زندگی کے مطالعے کے لیے تاریخ کے علاوہ باضابطہ علم ضروری ہے۔اگست کومتے August comte نے سب سے پہلے ۱۸۳۹ء میں ساجیات کی اصطلاح وضع کی. ساجیات دو الفاظ کا مرکب ہے پہلا Societus جو ایک لاطینی لفظ ہے جس کے معنی ہیں سماج یا گروہ، دوسرا لفظ Logos ہے جو یونانی لفظ ہے جس کے معنی مطالعہ یا علم کے ہیں۔یہی سماج کی آسان تعریف ہے۔[1] ڈبلیو.جی. سمر W.G. Summer نے ساجیات کی یہ تعریف کی ہے۔ "Sociology is the Science of Society "[2](عمرانیات معاشرے کی سائنس ہے۔) سپینسر (Spencer) کے مطابق "ساجیات اُن چیزوں کے مطالعے کا نام ہے جو خاندان، مذہب، معاشرتی ضبط، صفت، گروہ، معاشرتی تفریق وغیرہ کے اہم عناصر باہم

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

مربوط ہیں۔اورایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔اُن کے نزدیک معاشرہ ایک عضویہ Organism ہے اور یہ معاشرے کی تنظیم کو قائم رکھتے ہیں۔"[3] اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں کسی قوم یا معاشرے کے تمام عوامل کو مدنظر رکھ کر ان پر بحث کی جاتی ہے اور سماج میں موجود تمام لوگوں کی تمام ضروریات زندگی کے تمام اصولوں پر بحث کی جاتی ہے یہ لوگوں کا گروہ بڑا بھی ہوسکتا ہے اور چھوٹا بھی۔ میکس وابر (Max Weber) کے مطابق Sociology is the study of Social action [4] (سماجیات معاشرتی عمل کے مطالعے کا نام ہے) سماجیات عمارت جدید ہے پر اس کا سنگ بنیاد اس وقت رکھا گیا جب ارسطو نے انسان کو "سماجی حیوان (Social Animal) " کہا تھا مذہبی کتابوں میں قدیم مصنفین کے سماجیات کے بارے میں مختلف اصول اور کلیئے ہر جگہ پر ملتے ہیں۔

اسلامی عقائد وعبادات کا سرائیکی لوک قصوں میں عکس

اسلام نے اس معاملے میں بڑی پیش قدمی کا اظہار کیا ہے جب انسان کی جملہ ذمہ داریوں کوں دو بڑے حصوں یعنی کے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تقسیم کیا، دراصل حقوق العباد سماجیات کی اساس ہے۔اس کے بعد زکوۃ، عشر، صدقہ ، خیرات ، بیت المال قانون وراثت جیسے اداروں سے اس نظام کو تقویت ملتی ہے۔ سماجیات نے ایسے سماجی قانون اور ضابطے تراشے ہیں جن سے نئے تصورات نے جنم لیا کہ انسانوں کے لیے زندگی ہی نہیں بہتر زندگی گزارنے کے راستے ہموار ہوسکیں۔انبیاء عظام نے بھی بنی نوع انسان کے روشن مستقبل اور خدا سے تعلق کے ذریعے انسانوں کی روحانی اور مادی نجات کے لیے رہنمائی کی ہے تاہم ان کی فکر کا سارا منبع وحی ورسالت ہے اور انہوں نے وہی بات کی جو خدا نے ان پر وحی کی صورت میں نازل کی بلکہ انعام کی وہ اپنے پاس سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ خدا کی ہدایت کی امانت ایک سچے امین کی طرح انسانوں کو پہنچادیتے ہیں۔ جیسا کہ جوڈیکارٹ نے کہا تھا۔"ہر انسان کے اندر خدا کا تصور وہبی طور پر موجود ہے۔"[5] چنانچہ کال مارکس کے نزدیک سماج کے دیگر تمام ادارے ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں۔"فلسفہ ،ادب، شاعری، تمدن، تہذیب، آرٹ یہاں تک اخلاق اور مذہب بھی اسی دور کے معاشی نظام کا پرتو ہوتے ہیں۔"[6]

عقیدہ انسانی زندگی کے اندر ایک بکھرا ہوا احساس نہیں بلکہ بہت سے اعتقادات پر مشتمل ایک وسیع نظام ہے جس کی جڑیں ہماری سماجی زندگی میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔فرد کی زندگی جن جن سماجی حالات سے دوچار ہوتی ہے انہی کے لیے اس نے اپنے عقائد قائم کررکھے ہیں یہ عقائد فرد کو ایک لگاتار اور متواتر عمل کی زندگی عطا کرتے ہیں۔فرد کے عقائد کا سلسلہ جو متواتر عمل کے لیے اس کی رہنمائی کرتا ہو۔"نظام عقائد" کہلاتا ہے۔عقیدہ ایک ناقابل مشاہدہ تصور ہے یہ ایمان اور یقین پر مبنی ہے، مذہب کی روح تقدس میں شامل ہے تقدس تجربات سے بالاتر ہے مقدس چیزوں کے متعلق رویے کو مذہبی رسم کہتے ہیں۔یہ رسومات بھی تجربات سے بالاتر ہیں "رسومات کسی بھی مذہب کے عقائد کی روح ہیں اگر عقیدہ نہ رہے تو رسومات قائم ہی نہیں ہوسکتی اور مذہب کا وجود مٹ جاتا ہے۔اس کی مثال ایک درخت کی ہے جڑیں عقائد ہیں تنا اور شاخیں مذہبی رسومات ہیں پھل اور پھول مذہب ہے۔ مذہب اور عقائد ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔اور معاشرے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔"[7]

سرائیکی سماج اس خطے کا قدیم ترین انسانی سماج ہے۔ ہر سماج اپنے تمام نظریات اور عقائد کو اہمیت دیتا ہے۔ کسی بھی قدیم سماج میں تحریر سے پہلے کی دانش وحکمت زبانی روایات کے راستے ہی منتقل ہوتی رہ گئی ہیں۔ سرائیکی لوک قصے زبانی روایات کا حصہ ہیں اور ان میں زمانہ قدیم کے تمام عقائد کا برملا اظہار موجود ہے لیکن اس وقت اس سماج کی غالب اکثریت مسلمان ہے۔

اسلامی احکامات کی پیروی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عمل/رسم جسے ہم مذہبی لغت میں عبادت کہتے ہیں۔اس مضمون میں سرائیکی لوک قصوں میں اسلامی عقیدہ وعبادات کا عکس دیکھیں گے۔اسلام کے بنیادی احکام/ارکان پانچ ہیں۔۱)اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں۔۲) نماز قائم کرنا۔۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔۴) زکوۃ دینا۔۵) صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں حج بیت اللہ کرنا۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔عبداللہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" [8] (**عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت** ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوۃ ادا کرنا، (٤) حج کرنا اور (٥) رمضان کے روزے رکھنا)۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق کلمہ طیبہ کیلئے زبان سے اقرار کرنا بہت ضروری ہے۔ بلکہ ہم کہ سکتے ہیں کہ زبان سے اقرار کرنا ایمان کیلئے ایک شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں اقرار باللسان کا واضح تذکرہ موجود ہے۔آیت مبارکہ ہے وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلنَّبِيِّۦنَ لَمَآ ءَاتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِۦ وَلَتَنصُرُنَّهُۥ ۚ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِى ۖ قَالُوٓا۟ أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَٱشْهَدُوا۟ وَأَنَا۠ مَعَكُم مِّنَ ٱلشَّٰهِدِينَ [9] (جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں کتاب اور حکمت عطا کردیں گے۔اس کے بعد تمہاری کتابوں کی

تصدیق کرنے والے آخری رسول تمہارے پاس آجائیں تو تمہارے لیے ضروری ہوگا کہ تم اس آخری رسول پر ایمان لاؤ اور تم ان کی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں سے کہا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میرے ساتھ اس کا عہد کرتے ہو۔ تب تمام رسولوں نے کہا ہم اس کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ نے فرمایا تم اس کے گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ اس کا گواہ ہوں)

اس آیت میں آخری نبی ﷺ کی نبوت پر ایمان کے اقرار کا واضح تذکرہ موجود ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے کلمہ کے اقرار کا حکم تمام انبیاء کو دیا تھا۔ سرائیکی لوک قصوں کے مجموعے "حکم ہے خدادا" کے ایک قصے "متو شہزادہ" میں جب شہزادہ ناگ کے زہر کا اثر ختم ہونے پر دوبارہ اٹھ کر بیٹھتا ہے تو پہلا کام ہی کلمہ پڑھنے کا کرتا ہے کیونکہ جوگی کی محنت سے اسے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندگی عطا کی ہوتی ہے اس لیئے وہ پھر سے اپنی زندگی کا آغاز کلمہ سے کرتا ہے "شہزادہ کلمہ پڑھ کے اٹھی بیٹھا"(10) (شہزادہ کلمہ شریف پڑھتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا)۔

" قصہ قصولی" میں موجود "قصہ چوڑھے وزیر زادے تے باد شاہزادے دی وفائی دا" میں جب چوڑھا وزیر زادہ، باد شاہزادے کے ساتھ اپنی یاری وفا کرتے ہوئے پتھر کا بن جاتا ہے اور اسے واپس پتھر سے انسان بنانے کیلئے باد شاہزادے کو اپنے بیٹے کی قربانی کا کہا جاتا ہے اور باد شاہزادی اپنا بیٹا دینے سے انکار کر دیتی ہے۔ اور ایک دن باد شاہزادہ لوگوں کے طعنوں سے بچنے کیلئے چوری چھپے اپنی بیوی (باد شاہزادی) کو بتائے بغیر اپنے بیٹے کو لے آتا ہے کہ میں اس کو ذبح کر کے اپنے دوست چوڑھے وزیر زادے کو زندہ کروں گا جو اس کی ضد کی خاطر پتھر کا ہو چکا ہوتا ہے۔ جب باد شاہزادے نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا اور چوڑھا وزیر جب زندہ ہوتا ہے تو مسلمان ہو جاتا ہے اور اسلامی طریقہ کے عین مطابق دل سے ہی نہیں بلکہ زبان سے بھی کلمہ طیبہ کا اقرار کرتا ہے۔ "ربی بال دی انگل کوں چیرا آگیا تے اوندے لہو دیاں پھنگاں چوڑھے دے پتھر تے ونج پیاں۔ اوا وہی ویلے کلمہ پڑھ تے اٹھی کھڑا تھیا۔ باد شاشہزادے کوں آکھیس پُتر کوں کوہن دی لوڑ کینا ہئی۔ تیڈے پُتر دا خون دراصل تیڈی وفادا امتحان ہا"(11) (قدرتی طور پر بچے کی انگل کو کٹ لگ گیا اور اس کے خون کے قطرے جونہی چوڑھے کے پتھر پر پڑے تو وہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور باد شاہزادے کو کہنے لگا۔ بیٹا ذبح کرنے کی ضرورت نہیں تمہارے بیٹے کا خون دراصل تمہاری وفا کا امتحان تھا)

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان جس سے پہلا شہادت / کلمہ طیبہ کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنا ہے۔ اس میں ہم پہلے توحید پر ایمان لاتے ہیں اور بعد میں رسالت پر ایمان بھی لاتے اور اقرار بھی کرتے ہیں۔ اس عمل سے انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ پہلا رکن عقیدے سے تعلق رکھتا ہے اور باقی کے چار ارکان عبادت سے متعلق ہیں۔ عبادت عربی زبان میں بندگی اور اطاعت کو کہتے ہیں۔ عبد اور معبود کے درمیان ایسا گہرا تعلق پایا جاتا ہے جو کسی بھی وقت جُدا نہیں ہو سکتا بندہ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کے سوا غیر کی بندگی کا خیال بھی دل میں نہ لائے اور صرف اسی کے وظائف بندگی کو اپنا کر اس کی رضا کو بے چون وچرا تسلیم کرے۔ خالص عبادت وہ ہے جو ایمان باللہ کے تحت اس تصور و یقین کے ساتھ کی جائے کہ حکم الٰہی کی تعمیل ہے اور جس سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا حاصل کرنا مقصود ہے۔ اس تصور اور خلوص کے تحت مسلمان کا ہر فعل عبادت ہے۔ بنیادی طور پر انسانی زندگی کا مقصد و مطلوب بھی یہی بندگی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(12) (میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں) اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں سے صرف انسانوں کو عبادت کی ادائیگی کیلئے پیدا کیا۔ جنات شریعت اور رسالت میں انسانوں ہی کے تابع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بندے کی عبادت اللہ کے حضور کیوں ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(13) (اے لوگوں اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا یہی تمہارا بچاؤ ہے)

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے اور نماز دین اسلام کا ستون ہے۔ رب کی عبادت یا اطاعتِ خالق میں جو بڑی رکاوٹ ہے وہ غفلت ہے۔ اس غفلت سے نکلنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے نماز پنجگانہ فرض کی تاکہ انسان اپنے سارے کام کاج اور کاروبار وغیرہ چھوڑ کر اپنے رب کی بارگاہ میں پانچ بار دن میں سجدہ ریز ہو اور اپنے اللہ سے کئے عہد کو پورا کرے۔ قرآن مجید میں نماز پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یہ سب سے بہتر طریقہ عبادت ہونے کے علاوہ سماجی زندگی کی درستگی کیلئے نہایت اہم ہے۔ نماز سے اللہ کے ذکر اور اس کی عبادت واطاعت کے عملی اقرار واظہار کے ساتھ ساتھ خلق خدا سے حُسن سلوک، اخوت ومساوات، ہمدردی وایثار، اللہ کے بندوں کی مدد واعانت ان کے لیئے غمگساری وخیر سگالی کے جذبات کی نشو ونما اور ان میں ترقی واضافے کا سبق بھی ملتا ہے۔ مزید نماز اچھے اخلاق کی طرف رغبت اور برے اخلاق وفحاشی ومنکرات سے حفاظت کرتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے. اِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ(14) (یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے)

"حکم ہے خدادا" میں ایک قصہ "ترے اندھے" کے نام سے ہے جو تین بھیک مانگنے والے فقیروں کا قصہ ہے یہ تینوں اندھے بھی ہیں، بھکاری بھی ہیں اور ان کے دل میں پیسوں کی لالچ بھی ہے۔ اس کے باوجود وہ اللہ کی طرف سے فرض کی گئی نماز ضرور پڑھتے ہیں۔ "فقیر اپنی جُھگی اچ پہنچ کے اودس کیتا تے نماز پڑھن کیتے مُصلے تے کھڑو گیا۔"(15) (فقیر نے اپنی جھونپری میں پہنچ کر وضو کیا اور نماز پڑھنے کیلئے مصلے پر کھڑا ہو گیا) اسی قصے میں اس کا ساتھی فقیر جو اپنی جمع پونجی اپنے ڈنڈے میں رکھتا ہے اور ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا۔ ڈنڈے کو اپنے سے لمحہ بھر کیلئے بھی علیحدہ نہ کرتا تھا وہ خدا کے حضور نماز ضرور ادا کرتا۔ "خیر نماز پڑھن ایلے اوں ڈنڈے کوں اپنیاں پیراں ہیٹھ رکھ چھوڑا"(16) (نماز پڑھتے وقت اس نے ڈنڈے کو اپنے پاوں کے نیچے

رکھ دیا) سرائیکی دھرتی دے قصے میں ایک قصہ "ہک ہا بادشاہ" کے نام سے ہے۔اس میں بادشاہ کی ایک بیٹی کو خدا پر ایمان ویقین اور تقدیر پر بھروسے کے نتیجے میں اپنے بادشاہ باپ کے حکم سے جلا وطن ہونا پڑ جاتا ہے۔ بادشاہی سے فقیری تک اس کا ایمان تمام سختیاں تو برداشت کرتا ہے مگر کمزور نہیں پڑتا۔ "شہزادی روز سویرے اُٹھے نماز منزل دے بعد دعا منگے جو اللہ سئیاں تیڈا لڑ پکڑیم"(17)(شہزادی روز صبح اُٹھے نماز اور منزل پڑھنے کے بعد دعا مانگے کہ اللہ پاک میں آپ کا سہارا لیا ہے۔)یہی بادشاہزادی جب مشکلوں میں گھیر جاتی ہے تو اس وقت بھی شریعت کے عین مطابق نماز کا سہارا لیتی ہے اور خدا سے دُعا مانگتی ہے۔ "مصلہ وچھاتے نماز پڑھی ہس تے دعا منگیس اللہ تعالیٰ میں تیڈے تے بھروسہ کیتے میڈا اللہ توں اساڈی مشکل کٹ "(18)(مصلہ بچھا کر نماز پڑھتی ہے اور دعا مانگتی ہے کہ میرے پیارے اللہ پاک میں نے آپ پر بھروسہ کیا ہے تو میرے اللہ پاک آپ میری مشکل کا حل کریں)

وقت کی پابندی اسلام کا اہم اصول ہے اور اس کا اہتمام عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں کو فرض کیا ہے۔ ان پانچ نمازوں کے الگ الگ وقت مقرر کیئے ہیں۔ نماز اور صبح کی نماز کا ذکر ہم کرائے عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کا وقت کے حساب سے ہی قصوں میں ذکر ملتا ہے۔ "شہزادی عصر دی نماز پڑھ کے دعا بیٹھی منگدی ہئی۔"(19)(شہزادی عصر کی نماز پڑھ کر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی) "بادشاہ اللہ آپ" میں ایک قصے میں بادشاہزادی مغرب کی نماز ادا کرتی ہے۔ "شام ویلھا ہا شہزادی تیمم کرتے مغرب دی نماز ادا کیتی۔ "اپنی دعا وچ اکھن لگی"(20)(شام کا وقت تھا شہزادی نے تیمم کیا اور مغرب کی نماز ادا کی اور اپنی دعا میں کہنے لگی)

جس معاشرہ میں نماز کی اہمیت ہو اور نماز پنجگانہ کا اہتمام ہوتا ہو تو لوگوں کے معاملات زندگی بھی نمازوں کے اوقات کار کے حساب سے طے ہونے لگ جاتے ہیں۔ ایک قصے میں کام کا وقت نماز کے وقت کے حوالے سے طے کیا گیا ہے۔ "جتی پیسے ڈھونیں ڈھو گن، کھڑا ڈھوون عشاء دیاں اذاناں تھی گیاں "(21)(جتنے پیسے اُٹھانے ہیں اٹھالو، پیسے اُٹھاتے اُٹھاتے اُسے عشاء کی اذانیں ہو گئی)

دعا منگنے کو کہتے ہیں، کسی سے مانگو، بار بار مانگو وہ خوش نہ ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ذات ہے جو مانگنے، بار بار مانگنے، چھوٹی بڑی، دنیاوی اخروی چیز کے مانگنے پر خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے پر ناراض۔ دُعا حصول مقصد کا ذریعہ ہونے کے علاوہ ایک **مستقل عبادت** ہے۔ **ایک حدیث مطابق** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ(22)(انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا عبادت کا مغز (حاصل ونچوڑ) ہے")دُعا کی قبولیت کے اوقات بھی ہیں اور مقامات بھی۔ ہمارے معاشرے میں فرض نماز کے بعد دُعا کی قبولیت کے درجات بلند ہیں یہی وجہ ہے جہاں کہیں مختلف قصوں میں نماز کا ذکر ہے وہاں نماز کے بعد دعا مانگنا بھی ضرور ہے بحیثیت مسلمان مشکل وقت میں نماز سے مدد کا حکم بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قصے کے ماحول میں بھی مشکل میں نماز اور دُعا دونوں کا سہارا لیا گیا ہے۔ اپنی دُعاوں کی قبولیت کیلئے ساری ساری رات دعائیں مانگنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ "ساری رات شہزادی دعا منگدی رہ گئی تے روندی کرلاندی رہ گئی۔ سویل تھئی تاں اوندا گھر آلا نو بانو تھی تے گھر آگے خوش تھئی۔"(23)(ساری رات شہزادی دعا مانگتی رہی، روتی رہی اور دوہائیاں دیتی رہی صبح ہوئی تو اس کا شوہر ٹھیک ٹھاک صحت مند ہو کر آگیا۔ وہ خوش ہوئی)

بادشاہ آپ اللہ" میں ایک قصہ دعا دی تاثیر" کے نام سے ہے اس میں بادشاہ ایک ظالم شخص ہے۔ رعایا پر جبر کرتا ہے، ریاست اور عوام کے لیے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ فضول کاموں میں زندگی ضائع کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اس کی بیٹی ہے۔ نیک سیرت نماز روزہ کی پابند اور دل میں خوف خدا رکھنے والی اور دعا پر اندھا یقین اور ایمان رکھنے والی۔ جب یہ نیک سیرت بادشاہزادی بادشاہ باپ کے ظلم سے تنگ ہو کر اس کی نگری چھوڑ دیتی ہے اور بے سروسامانی اور رات کی تاریکی اور خوفناکی کے ڈر سے دعا مانگتی ہے۔ میں ظالم نال اختلاف کیتے، ظلم دے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ آخر مجبور تھی کے ظالم بادشاہ دی نگری توں نکل ائی ہاں۔ میڈا مالک میکوں سہارا ہے۔ تیڈا آسرا ہے توں ہی میڈی مدد کر، رات ہے، خوفناک جنگل ہے۔ میں ونجاں تاں کن ونجاں"(24)(میں نے ظالم سے اختلاف کیا ہے اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے جس کے نتیجے میں مجبور ہو کر ظالم بادشاہ کی نگری میں سے نکل آئی ہوں۔ میرا مالک مجھے تمہارا سہارا ہے اور تمہارے آسرے پر ہی مدد کی طلب گار ہوں مجھے رات کے اندھیرے سے اور خوفناک جنگل سے تو ہی بچا، تیرے علاوہ میں کہا جاؤں)اللہ تعالیٰ اپنی نیک سیرت شہزادی کی دعا سنتا اور قبول کرتا ہے اور اسے ظالم نگری سے نکلنے پر ایسی جگہ عطا کرتا ہے جو وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی "شہزادی کوں ہوش آیا او ہک خوبصورت کمرے وچ موجود ہئی جتھاں ہر شئے سونے دی ہئی اتے شہزادی دے چارچیفروں کنیزاں موجود ہن، کوئی اوں کوں مروڑے ڈیندی بیٹھی ہئی اتے کوئی پکھا جھلیندی کھڑی ہئی "(25)(جب شہزادی کو ہوش آیا تو ایک خوبصورت کمرے میں موجود تھی جہاں ہر چیز سونے کی تھی اور شہزادی کے چاروں طرف کنیزیں موجود تھیں کوئی اس کو دبا رہا تھا تو کوئی اسے ہاتھ والے پنکھے سے ہوا دے رہا تھا)

قصے کا یہ کردار بادشاہزادی دعا پر ایمان کی حد تک یقین رکھتی ہے یہ اپنے ظلم بادشاہ باپ کو راہ راست پر لانے کے لیے بھی دعا مانگتی ہے۔ جب خود بیمار ہوتی ہے اور لاعلاج مریض بن جاتی ہے تب بھی دعا پر اس کا کامل ایمان قائم رہتا ہے اور اسی ایمان کے نتیجے میں اس کی بیماری ختم ہوتی ہے اور اُسے نئی زندگی اللہ پاک عطا کرتے ہیں۔ "جڈاں کہیں مریض کیتے دوا وچ کوئی تاثیر نہ ہووے تاں اتھاں دعا اپنا کم کرڈ کھیندی ہے۔ میڈی اے زندگی خانے کعبے وچ حضور کریمؐ دے وسیلے نال منگی ہوئی دعا دا نتیجہ ہے۔ جتھاں دوا دی حد مکدی ہے اتھوں دعا دی منزل

شروع تھیندی ہے"[26](جب کسی مریض کے لیے دوا کی تاثیر کام کرنا چھوڑ دیتی ہے تو دعا کی تاثیر اپنا کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔ میری یہ زندگی خانہ کعبہ میں حضور کریمؐ کے وسیلے مانگی ہوئی دعا کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔ جہاں دوا کی حد ختم ہو جاتی ہے وہاں دعا کی منزل شروع ہو جاتی ہے)

نماز کے بعد تیسرا رکن روزہ ہے، عربی میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کے معنی باز رہنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ روزہ نفس کی تطہیر اور تزکیہ کا ایک خاص ذریعہ ہے جیسے نماز مسلمانوں کے ظاہری کردار کو درست کرتی ہے۔ معاشرہ میں وحدت اور دل میں خوف خدا پیدا کرتی ہے۔ روزہ سے نفس کی اندرونی اصلاح ہوتی ہے اور صداقت، صبر، قناعت، ضبطِ نفس، محنت و مشقت کے صفات پیدا ہوتے ہیں۔ قوت ارادی بڑھتی ہے۔ روزے سے جسم تندرست رہتا ہے اور اس کی اصلاح ہوتی ہے روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ[27](اے ایمان والوں جیسے اگلی امتوں پر روزے فرض کیئے گئے تھے تم پر بھی فرض کئے گئے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ تم متقی (پرہیز گار) بن جاؤ) روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور تقویٰ ایسی خوبی ہے جو اللہ پاک کے خاص بندوں کوں حاصل ہوتی ہے جنہیں اللہ پاک بہت پسند کرتے ہیں۔ اسی لیئے اللہ پاک نے قرآن پاک میں جگہ جگہ پر تقویٰ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو تقویٰ حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ تقویٰ در اصل نفس کی اُس کیفیت کا نام ہے جو خدا ترس اور احساس ذمہ داری سے حاصل ہوتی ہے۔ حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ بندے کے دِل میں خدا کا خوف ہو عبدیت کا شعور ہو۔ اور روزہ ایسی عبادت ہے جو اس کیفیت پر پورا اترتی ہے۔ ایسے ہی سرائیکی قصوں میں خالصتاً اسلامی عبادات روزہ کا ذکر بھی ہمیں کئی جگہ پر ملتا ہے۔ "بادشاہ دے برعکس بادشاہ دی دھی شہزادی وڈی نیک، نماز، روزے دی پابند رحم دل تے اللہ دے خوف آلی شہزادی ہئی۔"[28](بادشاہ کے برعکس بادشاہ کی بیٹی شہزادی بڑی نیک نماز اور روزے کی پابند رحم دل اور اللہ کے خوف والی شہزادی تھی)" حکم ہے خدا دا" میں ایک قصے کا کردار جو بڑی عمر کا ہے اپنے ساتھ اپنی ہم عمر خاتون کو شادی کی درخواست کرتا ہے۔ وہ اُسے مال و دولت کی نہیں عیش و عشرت آرام و سکون کی نہیں بلکہ خالصتاً اسلامی عبادت کی بجاآوری والی زندگی کی پیشکش کرتا ہے۔ جو کہ خالصتاً اسلامی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ "میڈے نال حق شرح چا کریں ہاتے میڈے نال لگی جل، میڈا ابھاء چُلا، نماز روزہ، پانی کوزہ بناویں ہا"[29](میرے ساتھ نکاح کر لو میرے ساتھ چلو تم میرا گھر سنبھالنا، میری نماز اور روزے کیلئے پانی گرم کرنا اور روٹی کا بندوبست کرنا)

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ لغت عربی میں حج کے معنی قصد اور ارادہ کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں خانہ کعبہ کا طواف اور وقوف عرفات و دیگر چند مناسک کو بجالانے کا نام حج ہے۔ حج سے مسلمانوں کو مرکزیت اور استحکام نصیب ہوتا ہے۔ اسلام کے بنیادی احکامات میں یہ واحد عبادت ہے جس میں مال بھی خرچ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں حج ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے جو صاحب استطاعت ہیں صرف ان پر فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ[30](جو لوگ بیت اللہ شریف تک جانے کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر حج کرنا خدا کی طرف سے فرض ہے) حج ایک مشکل عبادت ہے اس میں جسمانی مشقت کے ساتھ ساتھ مالی اخراجات بھی ہیں محنت اور خرچ کے ساتھ اپنے نفس کو قابو رکھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے محنت بھی کرو اور خرچ کے ساتھ اپنے نفس کو قابو میں رکھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے محنت بھی کرو، خرچ بھی کرو اور اپنے نفس کو بھی قابو میں رکھو یہی وجہ ہے کہ فریضہ حج ایک افضل عبادت کا درجہ رکھتا ہے حضورؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ۔حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ[31](حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص محض اللہ کے لیے حج کرے، پھر کسی گناہ کا مرتکب ہو، نہ فحش کام کرے اور نہ ہی فسق و فجور میں مبتلا ہو تو وہ ایسے گناہوں سے پاک واپس ہو گا جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو)" بابا مر دی تاں انویں ہاں، میکوں اللہ دے گھر تے حضور پاکؐ دے روضے دی زیارت تاں کرا چا"[32](بابا مر تو ویسے ہوں پر مرنے سے پہلے مجھے اللہ کے گھر اور روضہ رسولؐ اللہ کی زیارت تو کوا دو)

ارکان اسلام میں تیسرا اور نماز کے بعد دوسرا رکن زکوۃ ہے۔ قرآن و سنت نے زکوۃ کی فرضیت و اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ زکٰوۃ کا ذکر علیحدہ سے تو اپنی جگہ نماز کے ساتھ بھی آیا ہے۔ قرآن مجید میں زکوۃ کی فرصیت و اہمیت بارے لکھا ہے۔خُذۡ مِنۡ أَمۡوَٰلِهِمۡ صَدَقَةٗ تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ[33](آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجے جس کے ذریعے آپ ان کو پاک و صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجے) زکٰوۃ کے لفظی معنی ہی "تزکیہ "یعنی پاک کرنے کے ہیں چنانچہ زکٰوۃ کی ادائیگی کے ذریعے وہ مال پاک و صاف ہو جاتا ہے جس میں سے زکوۃ ادا کر دی جاتی ہے۔ زکوۃ ادا کرنے والے کا دل مال و دولت کی محبت، حرص، طمع، ہوس، خود غرضی و نفس پرستی جیسے مہلک اور خطرناک ترین روحانی امراض اور انتہائی ناپسندیدہ عادات سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ جن مساکین کو زکوۃ دی جاتی ہے ان کا دل احساس محرومی امیر و دولت مند لوگوں سے نفرت و حسد جیسی بد ترین صفات سے پاک ہو جاتا ہے۔ زکوۃ کے فرض ہونے سے نہ تو دینے والے کا کوئی احسان ہے اور نہ جس کو دی جا رہی ہے اس پر کوئی احسان مندی ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں زکوۃ ایک مقرر مقدار کا نام ہے جس کی ادائیگی صاحب نصاب مسلمان پر واجب ہے۔ صاحب نصاب مسلمان پر سال گزر جانے کے بعد ڈھائی فی صد زکوۃ واجب ہے۔

سرائیکی لوک قصوں میں شریعت کے مطابق زکوۃ ادا کرنے کی کوئی بھی مثال موجود نہیں۔ کوئی ایک کردار ایسا نہیں ہے جس نے اپنی دولت پر شریعت کے مطابق چالیسواں حصہ یا اڑھائی فی صد کے حساب سے زکوۃ دی ہو۔ ان تمام قصوں میں صاحب نصاب عام لوگوں میں، تاجروں میں، وزیروں مشیروں ہیں اور بادشاہوں میں سے کسی نے بھی زکوۃ بطور زکوۃ ادا نہیں کی ہے البتہ ایک بات ضرور ہے جیسے ہم زکوۃ کے مال کو بھی صدقہ کہتے ہیں اور صدقہ دینے سے مال کے پاک ہونے اور اللہ کی حفاظت میں آجانے پر یقین رکھتے ہیں۔ اسی طرح بہت ساری صدقہ دینی مثالیں موجود ہیں۔ پریشانی کی حالت میں صدقہ خیرات دینے کا رواج موجود ہے۔ حتیٰ کہ خوشی ملنے کی صورت میں بھی شکرانے کے طور پر غربا و مساکین میں خیرات کرنے کا رواج ہے۔ ان قصوں کی دنیا میں ہر چیز اللہ کی ملکیت ہے اور حق حاکمیت بھی خدا تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ قصوں کا آغاز بھی اللہ کے حاکم و مالک ہونے سے شروع ہوتا ہے۔ دنیاوی بادشاہ بھی اسی ذات پاک کے حکم سے ہے۔ خدا کے نام پر ہر چیز قربان کیونکہ جب مالک ہی وہ خود ہے تو پھر بندے کی حیثیت کیا ہے۔ اسی قسم کے جذبات کا انتہائی خوبصورت اظہار "ناتھ جی" کے ایک قصے "منگراں بادشاہزادی" میں ہوتا ہے۔ قصہ اسی طرح ہے کہ ایک بادشاہ کی سات بیویاں ہوتی ہیں مگر کسی میں سے بھی اولاد نرینہ نہیں ہوتی ایک نجوبی اپنے علم کے ذریعے اسے بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا دے گا اسی دن اللہ ایک چرواۓ کو بھی بیٹا دے گا۔ تم نے اپنے بیٹے کو اور چرواۓ کے بیٹے کو بارہ سال تک زیر زمین لوگوں سے دور علیحدہ پرورش کرنا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو اس کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ نجومی کی بتائی بات کے مطابق اللہ نے بادشاہ کو بیٹا دیا اس کی خوشی میں پوری رعایا میں خیرات تقسیم کی گئی اور پھر بادشاہ نے چرواۓ کا پتہ کروایا اور اس کے پاس اس کا بیٹا مانگنے چلا گیا۔ بادشاہ نے چرواۓ سے کہا کہ مجھے تمہارا بیٹا چاہیے بارہ سال کے لیے چرواۓ نے کہا میں کون ہوتا ہوں فیصلہ کرنے والا جس نے جنا ہے اس سے پوچھ کر بتاتا ہوں اگر اس نے دے دیا تو ٹھیک ورنہ میری طرف سے بھی جواب۔ چرواہا اپنی بیوی سے کہتا ہے بادشاہ آیا ہے بیٹا مانگنے کے لیے۔ آگے سے بیوی کہتی ہے۔ "گھول گھتائیں بادشاہ کوں۔ بادشاہ تاں بادشاہ اُوندا ڈاڈا وی اٹھی آوے گور اچوں تاں پتر داوال وی نہ ڈیواں۔ جھج ونج اتھوں۔ ہوندے کیتے تاں نمی جایا"[34] (صدقے کر ڈالوں بادشاہ کو۔ بادشاہ تو بادشاہ اُس کا دادا بھی اگر قبر سے اُٹھ آئے تو بیٹے کا بال بھی ناں دوں۔ بھاگ جاو یہاں سے۔ اُس کے لئے تو پیدا نہیں کیا) بادشاہ پریشان ہو کر واپس چلا جاتا ہے سوچتے سوچتے اسے خیال آتا ہے کہ نجومی نے تو کہا تھا کہ تم نے بادشاہ بن کر نہیں بلکہ فقیر بن کر جانا ہے اور رب کے نام پر بچہ مانگنا ہے۔ دوسرے دن بادشاہ نجومی کے بتائے ہوئے طریقے مطابق فقیر کے روپ چرواۓ کے گھر جاتا ہے اور رب کے نام پر بچہ مانگتا ہے۔ چرواہا اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ "بھلا تھیوی! اگلے ڈینہوں بادشاہ آیا ہا اج ہک فقیر آیا کھڑے رب دے ناں تے پتر منگدے۔ ذال آکھیس۔۔۔۔ جیویں شالا! اے تر کہ ای رب دا اے ڈتاءی ہوں ءِ ڈتے منگدا وی اوہو پئے۔ تاں اساں کون ہیں ٹھلھن آلے۔ اوندے ناں توں سر واریا۔ اے گھن چاونج "[35] (بھلا ہو، پہلے بادشاہ آیا تھا۔ آج ایک فقیر آیا کھڑا ہے اور رب کے نام پر بیٹا مانگ رہا ہے۔ بیوی نے کہا۔۔۔ سدا جیو ہمیشہ، یہ رب کا مال ہے دیا بھی اسی نے ہے اور مانگ بھی وہی رہا ہے۔ تو ہم کون ہوتے ہیں اسے روکنے والے۔ اس کے نام پر سر صدقہ۔ یہ لو لے جاو)

اسلام کے بنیادی احکامات توحید و رسالت، نماز، روزہ، اور حج کے علاوہ صدقہ خیرات اسلام کے بنیادی احکامات یعنی توحید کا اقرار و ایمان کے ساتھ نماز، روزہ اور حج جیسی عبادات کے علاوہ صدقہ خیرات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دینی و دنیاوی ضروریات کے لیے دردو وظائف بھی ان قصوں میں نمایاں ہے۔ جیسے انسان بغیر انسان کے نہیں رہ سکتا بالکل اسی طرح انسان پیار و محبت کے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ حکم ہے خداداد کے ایک قصے "نوکر وزیر" میں بادشاہ سلامت اپنے وزیر سے ناراض ہو جاتا ہے اور اسے اپنی شاہی سے نکل جانے کا حکم دے دیتا ہے۔ وزیر اپنی نگری چھوڑ دوسری شاہی میں چل جاتا ہے۔ وہاں ایک شہزادی کو دیکھتا ہے جو اپنے محل کے اوپر ٹہل رہی ہوتی ہے شہزادی کی خوبصورتی کو دیکھتے ہی بے ہوش کے گر پڑتا ہے۔ ایک بزرگ اللہ والے کا وہاں سے گزر ہوتا ہے تو وہ اسے ہوش میں لاتا ہے اس سے حال پوچھتا ہے وہ بتاتا ہے کہ کچھ دن پہلے تو میں وزیر تھا اور اب بے کار ہوں۔ اس شہزادی کے حسن کو دیکھ کر مدہوش ہو گیا ہوں۔ اللہ والا بزرگ اسے ایک وظیفہ بتاتا ہے اپنی مراد کو حاصل کرنے کے لیے۔ "فقیر اوکوں دعا ڈتی تے آکھا توں ترے لکھ واری بسم اللہ پڑ سیں تاں تیڈی دل دی مراد پوری تھیسی تے بادشہزادی آپ ٹر کے تیڈو آسی "[36] (فقیر نے اُس کو دُعا دی اور کہا تم تین لاکھ مرتبہ "بسم اللہ "پڑھو تو تمہاری مراد پوری ہو جائے گی اور بادشہزادی خود چل کر تمہارے پاس آجائے گی۔ اسی طرح ایک قصے "ست نجومی" میں بادشاہ اپنی زندگی میں اپنی ساری شاہی اپنے بیٹے کے حوالے کر کے اللہ تبارک تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اپنی پوری بقیہ زندگی اللہ کی راہ میں تیاگ دیتا ہے اور رضا الٰہی کی خوشنودی کے لیے بغیر خلل کے عبادات میں مصروف ہو جاتا ہے۔ بڑھاپے میں عبادت کی کثرت کرنا اور دن رات عبادت کے لیے وقف کرنا اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ "بادشاہ اپنے شہزادے کوں اپنی شاہی دا نواں بادشاہ بنایا تے آپ اللہ سئیں دی عبادت اچ لگ گیا"[37] (بادشاہ نے اپنے شہزادے کو اپنی شاہی کا نیا بادشاہ بنا کر خود اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا)

CREDIT AUTHOR STATEMENT

Riaz Hussain Khan Sindher: Conceptualization, Methodology, Writing- Original draft preparation, Investigation. ***Prof. Dr. Jawed Hassaan Chandio****:* Supervision.

COMPLIANCE WITH ETHICAL STANDARDS:

It is declare that all authors don't have any conflict of interest. Furthermore, informed consent was obtained from all individual participants included in the study.

حوالہ جات(Refrences)

1۔عائشہ بیگم،تاریخ اور سماجیات،پرنٹ لائن پبلیشرز،لاہور،۱۹۹۹ء،ص:۱۶

Aisha Begum, Tareekh aur Samajiat,Print Line Publishers, Lahore,1999, P:16

2۔ تگہ،عبدالحمید،پروفیسر،عمرانی اصول،اُردو بازار،لاہور،۱۹۹۶ء،ص:۹

Tagah , Abdul Hameed, Professor, Imrani Usool, Urdu Bazar, Lahore,1996,P:9

3۔عطاءالرحیم،ڈاکٹر سید،ابتدائی عمرانیات،کفایت اکیڈمی،کراچی،۲۰۰۰ء،ص:۲۳

Ata ul Raheem, Dr. Syed, Ibtidyi Imraniyaat, Kifayat Academy, Karachi, 2000,P:23

4۔ تگہ،عبدالحمید،پروفیسر،عمرانی اصول،اُردو بازار،لاہور،۱۹۹۶ء،ص:۱۰

Tagah , Abdul Hameed, Professor, Imrani Usool, Urdu Bazar, Lahore,1996,P:10

5۔ عشرت وحید،ڈاکٹر،فلسفہ عمرانیات،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،۲۰۰۷ء،ص:۵

Ishrat Waheed, Dr., Falsafah Imraniyaat, Sang Meal Publication, Lahore, 2007, P:5

6۔ایضاً

Ibid

7۔ تگہ،عبدالحمید،پروفیسر،عمرانی اصول،اُردو بازار،لاہور،۱۹۹۶ء،ص:۱۳۴

Tagah , Abdul Hameed, Professor, Imrani Usool, Urdu Bazar, Lahore,1996,P:134

8۔امام بخاری،الجامع الصحیح،کتاب الایمان،باب قول النبی اسلام علی خمس،حدیث نمبر ۸

Imam Bukhari, Alijame Alsahih, Kitaab Alayman, Baab Qoul Alnabi Islam Ali Khmees, Hadees number 8

9۔قرآن مجید،سورۃالعمران،۳:۸۱

Quran Majeed, Surah Al-i Imran, 3:81

10۔سیال،ملک آصف،حکم ہے خدا دا،سپت سندھو،پبلی کیشنز،ڈیرہ اسماعیل خان،۲۰۱۵ء،ص:۲۲۰

Sial, Malik Asif, Hukum Hai Khuda Da, Sapath Sindhu Publication, Dara Ismael Khan, 2015, P:220

11۔پرویز،سجاد حیدر،قصہ قصولی،سرائیکی ادبی مجلس،بہاولپور،۱۹۹۹ء،ص:۱۷

Parvez, Sajjad Haider, Qissa Qissoli, Siraiki, Adbi Majlis, Bahawalpur, 1999, P:17

12۔قرآن مجید،سورۃالذاریات،۵۱:۵۶

Quran Majeed, Surah Al-Dhariyat 51: 56

13۔قرآن مجید،سورۃالبقرہ،۲:۲۱

Quran Majeed, Surah Al-Baqarah 2:21

14۔قرآن مجید،سورۃالعنکبوت،۲۹:۴۵

Quran Majeed, Surah Al-Ankabut 29: 45

15۔سیال،ملک آصف،حکم ہے خدا دا،سپت سندھو،پبلی کیشنز،ڈیرہ اسماعیل،۲۰۱۵ء،ص:۳۸

Sial, Malik Asif, Hukum Hai Khuda Da, Sapath Sindhu Publication, Dara Ismael Khan, 2015, P:38

16۔ایضاً

Ibid

17۔خدیجہ کبریٰ،سرائیکی دھرتی دے قصے،جھوک پرنٹرز،ملتان،۲۰۰۸ء،ص:۶۲

Khadija Qubra, Siraiki Dharti Day Qissay, Jhoke Printers, Multan, 2008,P:62

18۔اشرف،ایم بی،بادشاہ آپ اللہ،برصغیر پرنٹرز،ملتان،۲۰۱۰ء،ص:۸۴

Ashraf, M.B., Badshah Aap Allah, Bar-e-Sagheer Printers, Multan, 2010, P:84

19۔ایضاً

Ibid

20۔ایضاً،ص:۸۵

Ibid, P: 85

21۔خدیجہ کبریٰ، سرائیکی دھرتی دے قصے، جھوک پرنٹرز، ملتان، ۲۰۰۸ء، ص:٦٤

Khadija Qubra, Siraiki Dharti Day Qissay, Jhoke Printers, Multan, 2008,P:64

22۔امام ترمذی، الجامع ابواب الدعوات، باب، ماجاء فی فضل الدعاء، حدیث نمبر ۳۳۷۱

Imam Tirmizi, Aljame Abwab Aldawat, Baab Maja Fe Fazal Aldua, Hadees Numbers 3371

23۔خدیجہ کبریٰ، سرائیکی دھرتی دے قصے، جھوک پرنٹرز، ملتان، ۲۰۰۸ء، ص:٦٣

Khadija Qubra, Siraiki Dharti Day Qissay, Jhoke Printers, Multan, 2010,P:63

24۔اشرف، ایم بی، بادشاہ آپ اللہ، برصغیر پرنٹرز، ملتان، ۲۰۱۰ء، ص:۸۵

Ashraf, M.B., Badshah Aap Allah, Bar-e-Sagheer Printers, Multan, 2010, P:84

25۔ایضا

Ibid

26۔ایضا، ص:۹۱

Ibid, P:91

27۔قرآن مجید، سورۃ البقرہ، ۲:۱۸۳

Quran Majeed, Surah Al-Baqarah,2:183

28۔اشرف، ایم بی، بادشاہ آپ اللہ، برصغیر پرنٹرز، ملتان، ۲۰۱۰ء، ص:۸٤

Ashraf, M.B., Badshah Aap Allah, Bar-e-Sagheer Printers, Multan, 2010, P:84

29۔سیال، ملک آصف، حکم ہے خدادا، سپت سندھو، پبلی کیشنز، ڈیرہ اسماعیل، ۲۰۱۵ء، ص:۲۰

Sial, Malik Asif, Hukum Hai Khuda Da, Sapath Sindhu Publication, Dara Ismael Khan, 2015, P:20

30۔قرآن مجید، سورۃ العمران، ۳:۹۷

Quran Majeed, Surah Al-i Imran, 3:97

31۔امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصیح، باب فضل الصیحیح حدیث نمبر: ۱۵۲۱

Imam Bukhari, Aljame Alshih, Kitaab Alshih, Baab Fazal Alsahih, Aadees Numbers, 1521

32۔اشرف، ایم بی، بادشاہ آپ اللہ، برصغیر پرنٹرز، ملتان، ۲۰۱۰ء، ص:۸۹

Ashraf, M.B., Badshah Aap Allah, Bar-e-Sagheer Printers, Multan, 2010, P:89

33۔قرآن مجید، سورۃ التوبہ، ۹:۱۰۳

Quran Majeed, Surah Taubah,9:103

34۔عبداللہ عرفان، ملک، ناتھ جی، پاکستان سرائیکی ادبی بورڈ، بہاولپور، ۱۹۹٤ء، ص:۲٦۰

Abdullah Irfan, Malik , Nath Jee, Pakistan Siraiki Adbi Board, Bahawalpur, 1994, P: 260

35۔ایضا

Ibid

36۔سیال، ملک آصف، حکم ہے خدا دا، سپت سندھو، پبلی کیشنز، ڈیرہ اسماعیل، ۲۰۱۵ء، ص:٦٧

Sial, Malik Asif, Hukum Hai Khuda Da, Sapath Sindhu Publication, Dara Ismael Khan, 2015, P:67

37۔ایضاً، ص:۹۸

Ibid, P:98